پلڈاٹ

جنوری 2008

www.pildat.org

بیک گراؤنڈ پیپر

پاکستان کی سیاسی قیادت کے لئے

پاکستان میں تعلیم سب کے لئے:
کلیدی نکات

تعاون

UNESCO

United Nations Educational,
Scientific and Cultural Organization

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

پلڈاٹ

جنوری 2008

www.pildat.org

بیک گراؤنڈ پیپر

پاکستان کی سیاسی قیادت کے لئے

پاکستان میں تعلیم سب کے لئے:

کلیدی نکات

تعاون

UNESCO

United Nations Educational,
Scientific and Cultural Organization

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

پلڈاٹ، پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کے استحکام کے لئے مصروفِ عمل ایک آزاد اور غیر جانبدار ادارہ ہے جو تحقیق و تربیت کی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ پلڈاٹ، پاکستان سوسائیٹز رجسٹریشن ایکٹ XXI 1960 کے تحت رجسٹر شدہ غیر منافع بخش ادارہ ہے۔

اس بیک گراؤنڈ پیپر کے کاپی رائٹ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف **لیجسلیٹو** ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی۔ پلڈاٹ کے پاس ہیں۔
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اس کتابچے کو پلڈاٹ کا واضح حوالہ دے کر مکمل یا جزوی طور پر شائع کیا جاسکتا ہے۔

اظہار برأت

پلڈاٹ اور اس کتابچے کے مصنفین اس میں دیئے گئے اعداد و شمار اور معلومات کی وضاحت، پیشکش اور ان کے انتخاب نیز اس میں دی گئی آرا کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں تاہم ضروری نہیں کہ یونیسکو بھی ان سے متفق ہو۔

مطبوعہ پاکستان

ISBN: 978-969-558-075-2

پہلی اشاعت جنوری 2008

یہ کتابچہ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے تعلیم، سائنس و ثقافت (یونیسکو) کے تعاون سے شائع کیا گیا ہے۔

United Nations Educational,
Scientific and Cultural Organization

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف **لیجسلیٹو** ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی۔ پلڈاٹ
نمبر 7، 9th ایونیو، ایف-8/1، اسلام آباد
ٹیلی فون: 345 123 111 (51-92+) فیکس: 3078 226 (51-92+)
ای میل: info@pildat.org یو آر ایل: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ
تعارف 07
پاکستان میں ''تعلیم سب کے لئے'' تحریک کو درپیش بنیادی مسائل 08
پرائمری سطح تک عام تعلیم 08
شرح خواندگی 09
- علاقائی عدم مساوات...... پاکستان کے پسماندہ اور نظر انداز رہ جانے والے علاقے 10
- غیر رسمی بنیادی تعلیم کے پروگرام 10
صنف کی بنا پر برابری 11
معیار تعلیم 11
تعلیم پر سرکاری اخراجات 12
تعلیم میں برابری کے موقع 13
''تعلیم سب کے لئے'' کے اہداف پر سیاسی جماعتوں کا موقف 14
آئندہ کے لئے لائحہ عمل 15
ضمیمہ جات
- صوبائی اور ضلع سطح پر تعلیمی بجٹ کی تخصیص 19
- تعلیم سب کے لئے کیا ہے؟ 21
- ہزارئے کے ترقیاتی اہداف (MDGs) کیا ہیں؟ 23
- ہزارئے کے ترقیاتی اہداف (MDGs) اور تعلیم سب کے لئے کے اہداف کے سلسلے میں سیاسی جماعتوں کا موقف 25

Back Side Blank
Page 04

پیش لفظ

کسی بھی معاشرے میں غربت کے انسداد اور ترقی کے لئے ابتدائی تعلیم کو شرط اول کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ ابتدائی تعلیم کے اشاریوں کے لحاظ سے پاکستان علاقائی اور عالمی آبادیوں سے بہت پیچھے ہے۔ پاکستان میں ابتدائی تعلیم اور خواندگی کو بہت سے سنگین مسائل کا سامنا ہے' مثلاً ناکافی رسائی گھٹیا معیار' صنفی عدم مساوات اور متوازی نظام ہائے تعلیم چند قابل ذکر رکاوٹیں ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لئے عزم مصمم اور درست پالیسیوں کا تسلسل بہت ضروری ہے۔

ایک ایسے وقت میں جب پاکستان آئندہ پانچ سال کے لئے نئی قیادت کے انتخاب کے مرحلے میں ہے' مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ''تعلیم سب کے لئے'' پروگرام کو درپیش ان مسائل سے پاکستان کی اہم سیاسی جماعتوں کی قیادت کو آگاہ کیا جائے۔ اس پس منظر میں' ادارہ مقتنہ فروغ وشفافیت پاکستان' پلڈاٹ اور اقوام متحدہ کی تنظیم' برائے تعلیم' سائنس وثقافت' یونیسکو نے مشترکہ طور پر ''تعلیم سب کے لئے کے موضوع پر ایک کل جماعتی کانفرنس (اے پی سی) کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اے پی سی کا مقصد ملک کی سیاسی قیادت کو ''تعلیم سب کے لئے'' پروگرام کی صورت حال سے آگہی فراہم کرنا اور باہمی مذاکرے کے ذریعے ان اہم شعبوں کے قومی اہداف پر وسیع اتفاق رائے پیدا کرنا اور ان اہداف کے حصول کے لئے راہ عمل کا تعین کرنا ہے۔

اس کتابچے کی اشاعت کا مقصد پاکستان کی سیاسی جماعتوں کی قیادت کو مفید اور بامقصد مباحثے کے لئے پس منظر کی معلومامت کی فراہمی ہے اور اس سے سیاسی قائدین کو ملک کو درپیش اہم مسائل' خطے کے اور خطے سے باہر کے ممالک کے مقابلے میں پاکستان میں خواندگی اور ابتدائی تعلیم کی صورت حال سے آگہی حاصل ہوسکے گی اور وہ آئندہ کے لائحہ عمل کے لئے سفارشات پیش کرسکیں گے۔

تشکر

''تعلیم سب کے لئے'' پر کل جماعتی کانفرنس کے انعقاد اور اس کتابچے کی اشاعت میں اقوام متحدہ کے ادار برائے تعلیم' سائنس وثقافت' یونیسکو نے جو مدد فراہم کی ہے۔ پلڈاٹ اس پر اظہار تشکر کرتا ہے۔ ہم اس پس منظر کتابچے کی تیاری میں بیش قیمت رہنمائی فراہم کرنے پر بھی یونیسکو کے ارباب بست وکشاد کے ممنون ہیں۔

اظہار برأت

پلڈاٹ اور اس کی ٹیم نے اس کتابچے کے مندرجات کی درستگی کو یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن مساعی کی ہے۔ تاہم ہم کسی غلطی یا خامی کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے کیونکہ اگر ایسا کچھ ہوا بھی ہے تو وہ ارادی نہیں ہے۔ اس کتابچے میں پیش کئے گئے خیالات سے اقوام متحدہ کی تنظیم برائے تعلیم' سائنس وثقافت' یونیسکو کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

اسلام آباد

جنوری 2008

Back Side Blank
Page 06

تعارف

''مملکت پاکستان کم سے کم ممکنہ مدت میں ناخواندگی کا خاتمہ کرے گی اور مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی''

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل 37(ب)

''تعلیم ہر شخص کا حق ہے۔ کم از کم ابتدائی اور بنیادی سطح پر تعلیم مفت ہوگی۔ ابتدائی تعلیم لازمی ہوگی......''

انسانی حقوق پر اقوام متحدہ کے 1948 کے عالمی اعلامئے کا آرٹیکل (1) 26 ہر شہری کو خواندہ بنانے اور ابتدائی تعلیم کو مفت اور لازمی کرنے کے لئے پاکستان کے آئین اور اقوام متحدہ کے عالمی اعلامیہ برائے خواندگی کے آرٹیکل 26 کی روشنی میں پاکستان کے عزم کے پیش نظر پاکستان میں 1947 سے لے کر اب تک لگ بھگ 22 پالیسیاں اور ایکشن پلان بنائے گئے ہیں[1]۔

ساٹھ سال کا عرصہ گذر جانے کے بعد اور اگلے پانچ سال کے لئے سیاسی قیادت کے انتخاب کے مرحلے پر یہ بالکل برمحل ہوگا کہ اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ اب تک کی کارگزاری' حاصل ہونے والے سبق اور اس سارے سفر میں ہونے والی کوتاہیوں کا باریک بینی کے ساتھ جائزہ لیا جائے اور ایک نئے عزم کے ساتھ آئندہ کا لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

ترجیحات کے تعین' پالیسیوں کی تشکیل اور ابتدائی تعلیم کو درپیش مسائل سے نمٹنے کے لئے اقدامات اٹھانے کی ذمہ داری بنیادی طور پر ملک کی سیاسی قیادت کے کندھوں پر عائد ہوتی ہے۔ خوش قسمتی سے انسداد ناخواندگی' ابتدائی تعلیم تک رسائی میں اضافے اور تعلیمی معیار بہتر بنانے جیسے بنیادی امور پر ملک کی سیاسی قیادت میں مکمل اتفاق رائے موجود ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ پاکستان میں ''تعلیم سب کے لئے'' کو درپیش اہم مسائل کو وضاحت سے بیان کیا جائے' ان کے مضمرات کو اچھی طرح سے سمجھا جائے' دوسرے ممالک سے موازنہ کرتے ہوئے پاکستان میں اس شعبے میں اب تک کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے۔ اسی تجزیئے کی بنیاد پر پالیسیاں اور منصوبے تشکیل کئے جائیں اور آئندہ کی سیاسی حکومتیں بھرپور سیاسی عزم کے ساتھ ان کو روبہ عمل لائیں اور اس کام میں وسیع تر مقاصد اور حکمت عملیوں میں تسلسل کو یقینی بنایا جائے۔

حکومت پاکستان نے تعلیم سب کے لئے پر ڈاکار فریم ورک آف ایکشن (2001--2015) کے متعین کردہ اہداف اور ''ہزاریئے کے ترقیاتی اہداف (MDGs)'' کے حصول کے وعدے کر رکھے ہیں۔

گوشوارہ نمبر 1 اہم عالمی اشاریے 2005

انسانی ترقی کے انڈیکس	ملک	بالغوں میں شرح خواندگی 15 + سال %	ابتدائی ثانوی اور اعلیٰ تعلیم %
1	آئس لینڈ	کوئی ذکر نہیں	95.4
12	امریکہ	کوئی ذکر نہیں	93.3
16	برطانیہ	کوئی ذکر نہیں	93.0
81	چین	90.9	69.1
99	سری لنکا	90.7	62.7
100	مالدیپ	96.3	65.8
128	بھارت	61.0	63.8
136	پاکستان	49.9	40.0
140	بنگلہ دیش	47.5	56.0
142	نیپال	48.6	58.1
حوالہ: انسانی ترقی کی رپورٹ			

تعلیم سب کے لئے......اہداف

1۔ ابتدائی بچپن میں جامع دیکھ بھال اور تعلیم کی بہتری اور توسیع۔ بالخصوص انتہائی غیر محفوظ اور محروم بچوں کے لئے۔

2۔ اس امر کو یقینی بنانا کہ 2015 تک تمام بچوں بالخصوص لڑکیوں اور مشکلات کا شکار بچوں اور نسلی اقلیتوں کے بچوں کو اعلیٰ معیار کی پرائمری تعلیم تک مفت اور عام رسائی حاصل ہو۔

3۔ اس امر کو یقینی بنانا کہ مناسب تعلیم اور ہنر سیکھنے کے پروگراموں تک مساوی رسائی دے کر تمام نوجوانوں اور بالغوں کی تعلیمی ضروریات پوری کی جائیں۔

1- رحمان' طارق 2004 ''ڈینیئرز آف ایلین ورلڈز: اے سروے سٹوڈنٹس اینڈ ٹیچرز ایٹ پاکستانز اردو اینڈ انگلش میڈیم سکولز اینڈ مدرساز'' کنٹمپر یری ساؤتھ ایشیا (3)13: 326-307

4۔ 2015 تک بالغوں بالخصوص خواتین کی خواندگی کی سطح میں 50 فیصدی بہتری لائی جائے اور تمام بالغوں کو بنیادی تعلیم اور تعلیم جاری رکھنے کے مساوی مواقع فراہم کئے جائیں۔

5۔ 2005 تک پرائمری اور ثانوی تعلیم میں صنفی عدم مساوات کا خاتمہ کر دیا جائے اور 2015 تک تعلیم کے شعبے میں صنفی مساوات فراہم کر دی جائے اور اس کے حصول کے لئے مساوی مواقع فراہم کرنے پر زور دیا جائے۔

6۔ تعلیمی معیار کو ہر پہلو سے بہتر بنایا جائے اور ہر ایک کو بہترین تعلیم کے مواقع میسر ہوں تاکہ ہر ایک کو مسلمہ اور قابل پیمائی تعلیمی قابلیت حاصل ہو سکے بالخصوص عددی اور لازمی ہنر ہائے حیات میں۔

ذریعہ: EFA مانیٹرنگ رپورٹ 2007

گوشوارہ نمبر 2 جنوبی اور مغربی ایشیائی ممالک میں داخلوں کی شرح (2005)

ملک	خواتین	مرد	کل
بنگلہ دیش	96	93	94
بھارت	85	92	89
ایران	100	91	95
مالدیپ	79	79	79
نیپال	74	74	79
پاکستان	59	59	68
سری لنکا	____	____	97

حوالہ: EFA عالمی مانیٹرنگ رپورٹ 2008

پاکستان نے جن اہداف اور نصب العین کے حصول کے وعدے کر رکھے ہیں ان میں ابتدائی بچپن میں تعلیم کی توسیع اور نگہداشت کی سہولیات تمام بچوں کے لئے مفت اور لازمی معیاری پرائمری تعلیم' شرح خواندگی میں 50% اضافہ' تعلیم میں منفی امتیازات کا خاتمہ اور 2015 تک پرائمری تعلیم کے معیار میں بہتری لانا شامل ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے یہ از بس ضروری ہے کہ پاکستان کی سیاسی قیادت کو ملک میں تعلیم کی صورت حال' خواندگی میں رجحانات اور دنیا' بالخصوص خطے میں، پرائمری تعلیم سے متعلق مکمل آگہی ہو۔ سیاسی لیڈروں کو اگر "تعلیم سب کے لئے" کے اہداف اور ہزاریئے کے اہداف نیز ان مسائل کے لئے انہیں جو اقدامات اٹھانا ہوں گے' جیسے مسائل سے آگہی ہوگی تو پاکستان کے لئے ان اہداف کا حصول آسان ہو جائے گا۔ اس کتابچے میں تعلیم سب کے لئے اور ہزاریئے کے اہداف اور ان کے حصول کے لئے حکومت پاکستان کی طرف سے کئے گئے اقدامات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

پاکستان میں "تعلیم سب کے لئے" تحریک کو درپیش اہم مسائل

مندرجہ ذیل سطور میں ان اہم مسائل کا تذکرہ ہے جو "تعلیم سب کے لئے" تحریک کو پاکستان میں درپیش ہیں۔ اس تذکرے میں کوشش کی گئی ہے کہ مسائل کی توضیح کی جائے' پاکستان نے جن اہداف کے حصول کا وعدہ کر رکھا ہے انہیں وضاحت سے بیان کیا جائے' دنیا کے دیگر ممالک بالخصوص جنوبی ایشیائی ممالک کے مقابلے میں پاکستان میں پائی جانے والی صورت حال کا جائزہ لیا جائے اور مستقبل کے ممکنہ لائحہ عمل کی نشاندہی کی جائے۔ کتابچے میں پیش کئے گئے دلائل کے حق میں حقائق اور اعداد و شمار پر مشتمل متعدد گوشوارے بھی اس میں شامل ہیں۔

پرائمری سطح تک عام تعلیم

لازمی اور مفت ثانوی تعلیم کے لئے 1973 کے آئین میں دی گئی آئینی ضمانت کے باوجود اور تین دہائیوں سے زیادہ کا عرصہ گذر جانے کے باوجود پاکستان میں ابھی تک لازمی پرائمری تعلیم کا ہدف بھی حاصل نہیں کیا جا سکا۔ وزارت کے فراہم کردہ اعداد و شمار کی بنا پر تیار شدہ ای ایف اے کی 2008 کی عالمی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 2005 تک پاکستان میں پرائمری میں داخلوں کی حقیقی شرح 68% تھی (حوالہ گوشوارہ 5)۔ تاہم پی ایس ایل ایم کی تحقیقاتی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس سال داخلوں کی حقیقی شرح اس سے بہت کم یعنی 53 % تھی[2]۔

2005 میں داخلہ لینے والے 67% بچوں میں سے تقریباً 30% بچے پانچ سال کی رسمی تعلیم کی تکمیل سے پہلے ہی سکول چھوڑ گئے۔ پرائمری میں اصل داخلوں کی شرح بدستور جنوبی ایشیاء میں سے کم ہے اور یہی صورت حال ہر سال

2- حکومت پاکستان 2006۔PSLM سروے

پاکستان میں تعلیم سب کے لئے: کلیدی نکات

پرائمری میں کامیاب ہونے والوں کی شرح کی ہے۔(بالترتیب گوشوارہ 3,2)

گوشوارہ 3: جنوبی ایشیاء میں پرائمری تعلیم مکمل کرنے والوں کی اصل شرح

ملک	خواتین	مرد	کل
پاکستان	33.18	47.16	40.36
بنگلہ دیش	69.13	58.25	63.26
مالدیپ	41.92	38.59	40.20
نیپال	41.67	47.62	44.73
حوالہ: ڈیٹا سنٹر۔ یونیسکو انسٹی ٹیوٹ برائے اعداد و شمار 2007			

حکومت پاکستان نے پرائمری تعلیم کے فروغ کے لئے ملک بھر میں متعدد اقدامات اٹھائے ہیں، جن میں فیسوں کا خاتمہ اور درسی کتب کی مفت فراہمی شامل ہیں۔ پاکستان نے ای ایف اے کے مقاصد کے حصول کے لئے قومی سطح پر پلان آف ایکشن برائے EFA (2001-2015) تیار کر کے اس کا نفاذ کیا ہے۔ اس قومی ایکشن پلان 2015-2001 میں دیئے گئے اہداف کے مطابق پاکستان کی وزارت تعلیم نے 2005 تک پرائمری میں داخلوں کی اصل شرح (این ای آر) کو 79% تک لے جانے کا عزم کیا تھا (صفحہ 83)۔ تا ہم پاکستان 2005 کے لئے متعین 79% (3) پرائمری میں داخلوں کا ہدف حاصل نہیں کر پایا۔ اور اس سال حرف 68% این ای آر حاصل ہو سکا۔

ہزاریئے کے ترقیاتی اہداف (MDGs)

ایم ڈی جی 2 (ہدف 3)۔ یقینی بنایا جائے گا کہ 2015 تک ہر جگہ بچے لڑکے اور لڑکیاں پرائمری سکول کا کورس مکمل کر لیں گے۔

ایم ڈی جی۔ 3 (ہدف 4) 2005 تک پرائمری اور ثانوی سطح لگ اور 2015 ک ہر تعلیمی سطح پر صنفی عدم مساوات کا خاتمہ کر دیا جائے گا

حوالہ: ہیومین ڈویلپمنٹ رپورٹ 2007

گواشوارہ نمبر 4 جنوبی ایشیا میں شرح 2 خواندگی (پندرہ سال اور زیادہ عمر کے)

ملک	خواتین	مرد	کل
بنگلہ دیش	% 33	% 52	% 43
نیپال	% 35	% 63	% 49
پاکستان	% 36	% 64	% 50
بھارت	% 48	% 73	% 61
سری لنکا	% 89	% 92	% 91
مالدیپ	% 95	% 96	% 96
حوالہ۔ EFA عالمی مانیٹرنگ رپورٹ 2007			

شرح خواندگی:

پاکستان میں 2005 میں (15 سال یا اس سے زیادہ عمر کی آبادی والے) بالغوں کی شرح خواندگی 50 % تھی (مردوں میں 64 % اور خواتین میں 36 %) جو دنیا بھر میں سب سے کم ہے اور جنوبی ایشیائی ملک کی اوسط شرح 65 % سے بھی بہت نیچے ہے (گوشوارہ 4)۔ 1998 کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں دس سال سے زیادہ عمر کے 5 کروڑ کے قریب افراد ناخواندہ تھے (4)۔ اندیشہ ہے کہ اس تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ناخواندگی کی اس اونچی شرح کا اصل سبب سکول کی عمر کو پہنچنے والے تمام بچوں کے داخلے اور ان کو پرائمری تک سکول میں رکھنے میں اسی تعلیمی نظام کی ناکامی ہے۔ اگرچہ ماضی میں بالغ افراد کی خواندگی کے لئے نیم دلی سے کچھ پروگرام شروع کئے گئے تھے، جن میں سے بعض ابھی تک زیر نفاذ ہیں، ان کا دائرہ کار محدود تھا اور معیار جواب طلب ہے۔ ماضی کے رجحانات کے پیش نظر یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ پاکستان EFA اور ہزاریئے کے اہداف (MDGs) حاصل کر سکے گا یا نہیں۔ ملک میں تعلیم کے کلیدی اشاریوں کی موجودہ صورت حال سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے مثلاً پاکستان 2005 تک بالغ شرح خواندگی کی شرح 60 % تک کرنے کا ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے، جس کا عزم حکومت پاکستان کی 2004 کی ہزاریئے کے ترقیاتی اہداف کی سالانہ رپورٹ میں ظاہر کیا گیا تھا، اور نہ[4]

نیشنل پلان آف ایکشن فار EFA

یونیسکو 2007: تعلیم سب کے لئے (EFA) کی مانیٹرنگ رپورٹ

پاکستان میں تعلیم سب کے لئے: کلیدی نکات

یونیسکوؤ فرانس 2005 تک 61 % شرح خواندگی کا ہدف حاصل ہو سکا جس کا عزم وزارت تعلیم کے شائع کردہ قومی ایکشن پلان برائے تعلیم سب کے لئے (2001-15) میں ظاہر کیا گیا تھا۔ خود حکومت پاکستان نے 2015 تک شرح خواندگی 86 % تک لانے کا ہدف مقرر کر رکھا ہے (این پی اے۔ صفحہ 83)۔ پرائمری تعلیم کو مفت اور لازمی قرار دیئے اور تعلیم بالغاں نیز غیر رسمی بنیادی تعلیم پر سرمایہ کاری میں اضافہ کئے بغیر پاکستان جہالت کا انسداد نہیں کر سکتا۔ اگر معاشرے میں امن اور برداشت کو فروغ دینا ہے' اگر جمہوری عمل کو مستحکم کرنا ہے، اگر خواتین کے حالات میں بہتری لانی ہے اور اگر محنت کش طبقے کی پیداواری صلاحیت کو بلند کرنا ہے تو فروغ خواندگی کے ملک گیر پروگرام بلا تاخیر شروع کئے بغیر چارہ نہیں۔

علاقائی عدم مساوات: پاکستان کے نظر انداز شدہ اور غیر ترقی یافتہ علاقے

مندرجہ بالا تعلیمی اعداد و شمار ملک کی مجموعی صورت حال کا پتہ دیتے ہیں۔ مختلف صوبوں اور اضلاع میں شدید ناہمواریاں پائی جاتی ہیں۔ یہ علاقائی ناہمواریاں پاکستان کے ان حصوں میں تعلیمی ترقی کی مایوس کن اور تاریک تصویر پیش کرتی ہیں۔ مثلاً بلوچستان کے دیہی علاقوں کی صرف 23 % لڑکیاں ہی ایسی خوش قسمت ہوتی ہیں جو سکولوں میں داخلہ حاصل کر پاتی ہیں' اس کے مقابلے میں پنجاب کے دیہی علاقوں میں شرح اس سے دگنی یعنی 47 % ہے۔ سندھ کی صرف 17 % دیہاتی خواتین پڑھ لکھ سکتی ہیں جبکہ پنجاب کے دیہات میں خواتین کی شرح خواندگی 67 % ہے (پی ایس ایل ایم 6-2005) بعینہٖ ملک کے 55 اضلاع میں سکول کی عمر کو پہنچ جانے والے بچوں میں سے نصف تعداد ان بچوں کی ہے جو پرائمری سکولوں میں داخلہ نہیں حاصل کر پاتے' اور ان میں سے 21 اضلاع صرف بلوچستان میں واقع ہیں۔ 23 اضلاع میں صرف 30 % لڑکیاں ہی پرائمری سکولوں میں داخل ہوتی ہیں اور ان میں سے 16 اضلاع بلوچستان کے ہیں۔ 58 اضلاع میں خواتین میں خواتین کی شرح خواندگی 30 % ہے' بالفاظ دیگر ان اضلاع کی 70 % خواتین پڑھنا لکھنا نہیں جانتیں۔ خواتین کی کم شرح خواندگی والے ان 58 اضلاع میں سے 22 اضلاع بلوچستان اور 17 شمال مغربی سرحدی صوبے کے ہیں۔ سندھ کے کل 16 اضلاع میں سے 13 اضلاع ایسے ہیں جن کی 60 % دیہاتی لڑکیاں پرائمری سکولوں میں داخلہ حاصل نہیں کر پاتیں۔ (پی ایس ایل ایم 2004-05)۔ اسی طرح وفاقی حکومت کے زیر انصرام قبائلی علاقوں میں شرح خواندگی سب سے کم یعنی 17.42 % ہے۔ فاٹا کے مردوں میں شرح خواندگی 29.51 % ہے۔ قومی سطح پر یہ 50% ہے) اور ان علاقوں میں شرح خواندگی انتہائی معمولی یعنی 3% ہے جبکہ قومی سطح پر اوسط شرح 36 % ہے۔ ملک کے منصوبہ سازوں' پالیسی سازوں اور ان سیاستدانوں اور سماجی مصلحین کے لئے جو سماجی انصاف اور معاشرے کے شہریوں کو برابر مواقع کی فراہمی کے لئے کوشاں ہیں' یہ ناخوشگوار اعداد و شمار گہری دعوت فکر دیتے ہیں۔ یہ اضلاع اور صوبے، قیادت اور ٹیکنو کریٹس کی خصوصی توجہ اور ترجیحی سلوک کے مستحق ہیں۔

غیر رسمی بنیادی تعلیم کے پروگرام

کسی بھی معاشرے میں خواندگی کے فروغ کا اہم ترین ذریعہ پرائمری تعلیم ہوتی ہے۔ تاہم متعدد ممالک نے غیر رسمی تعلیمی طور طریق اور حکمت عملیاں اپنا کر مختصر مدت میں اپنی شرح خواندگی کو بلند کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں محض رسمی تعلیمی نظام سے تمام بچے اور سکول کی عمر سے گذر جانے والے نوجوان استفادہ نہیں کر سکتے۔ سکول چھوڑ جانے والے یا سکولوں میں بالکل نہ جانے والے نوجوانوں اور بالغوں کے نئے بنیادی تعلیم کا متبادل نظام وضع کرنا ضروری ہے۔ غیر رسمی تعلیم کے پس پردہ سوچ بڑی واضح ہے۔ اگر رسمی تعلیم تک مطلوبہ روز افزوں رسائی بدستور بتدریج اور مہنگا عمل ہی برقرار رہنا ہے تو ڈھانچہ جاتی ترقی کے درمیانی مرحلے میں بچوں اور بالغوں کو بنیادی تعلیم سے محروم نہیں رکھا جانا چاہیے۔ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے

کہ تعلیم بالغاں کے مراکز اور غیر رسمی بنیادی تعلیم کے سکول اخراجات کے لحاظ سے بھی قابل عمل ہیں۔ گذشتہ چند دہائیوں کے دوران پاکستان میں غیر رسمی بنیادی تعلیم کے پروگرام متعارف تو کرائے گئے تاہم ان اقدامات کو سیاسی حمائت یا بیوروکریسی کی طرف سے سرپرستی نہیں مل سکی۔ ماضی میں غیر رسمی بنیادی تعلیم کے پروگرام مئوثر منصوبہ بندی اور انہیں ادارہ جاتی شکل دیئے بغیر جلد بازی میں شروع کئے جاتے رہے اور سیاسی تبدیلیوں کے ساتھ یہی یکلخت بند کر دیئے جاتے رہے۔ پاکستان کے لئے ازبس ضروری ہے کہ ترقیاتی منصوبہ بندی میں تعلیم بالغاں اور غیر رسمی بنیادی تعلیم کو ادارہ جاتی شکل دے کر شامل کیا جائے اور ان اہم پروگراموں کے لئے بجٹ تخصیصات میں اضافہ کیا جائے۔ عوام کو تعلیم یافتہ بنائے بغیر پاکستان انتہا پسندی' سماجی برائیوں اور بار بار کے سیاسی عدم' استحکام سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔

صنفی مساوات

پاکستان کے آئین میں زندگی کے ہر شعبے میں خواتین کی بھرپور شرکت کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس کے باوصف ملک میں لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیمی سہولتوں میں عدم مساوات پائی جاتی ہے۔ لڑکیوں کے پرائمری سکولوں کی تعداد لڑکوں کے سکولوں کی تعداد سے نصف ہے۔ خواتین اساتذہ کی بھی یہی صورت حال ہے۔ اس وقت لڑکوں کے ہر دس سکولوں کے مقابلے میں لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد چار ہے۔ لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کو کم تعداد میں سکولوں میں داخل کرایا جاتا ہے۔ تعلیم میں صنفی مساوات کے تناظر کو دیکھا جائے تو پاکستان خواتین کے تعلیمی مواقع کی کم ترین شرح والے ممالک میں سے ہے (گوشوارہ 6) حکومت پاکستان نے وعدہ کر رکھا ہے کہ 2015 تک لڑکوں اور لڑکیوں کے داخلوں میں مکمل برابری فراہم کر دی جائے گی۔ 2005 میں لڑکیوں کے داخلوں کی شرح تشویشناک حد تک کم یعنی 53 % تھی۔ اسی طرح پرائمری تعلیم مکمل کرنے والے لڑکوں کی 47 % شرح کے مقابلے میں لڑکیوں کی شرح 2004 میں صرف 33 % تھی۔ صوبائی سطح پر لڑکیوں کے لئے ماہانہ وظیفے کے پروگرام شروع کئے گئے ہیں تاکہ سکولوں میں لڑکیوں کے داخلے کی شرح بلند کی جا سکے۔ لڑکیوں کے کم داخلوں کے رجحان کے پس پردہ اسباب بدستور رسائی کی کمی' سماجی رویئے اور سرکاری سکولوں کی عمارات اور تعلیمی سہولتوں کا کا گرتا ہوا معیار رہے۔ اہم تعلیمی اشاریوں میں صنفی مساوات کی صورت حال کی عکاسی گوشوارہ 6 میں کی گئی ہے۔ اس پس منظر میں آنے والی حکومت کی ذمہ داری ہوگی کہ پرائمری تعلیم تک رسائی میں اضافے اور پرائمری سطح پر لڑکیوں کو مفت تعلیم کی فراہمی کی موجودہ مساعی میں اگر اضافہ نہیں کیا جاتا تو کم از کم یہ برقرار رکھی جائیں۔

گوشوارہ 6 بنیادی تعلیم میں صنفی امتیازات

اشاریئے	خواتین	مرد	کل
2005 پرائمری میں کل داخلوں کی شرح	59%	77%	68%
2004 میں پرائمری کی تکمیل کی شرح	33.18%	47.16%	40.36%
شرح خواندگی بالغاں (15 سال یا زیادہ) 2004	36%	64%	50%
شرح خواندگی نوجوانان (15-24 سال) 2004	50%	76%	65%
حوالہ: ڈیٹا سنٹر: یونیسکو انسٹی ٹیوٹ برائے شماریات 2007 اور EFA عالمی مانیٹرنگ رپورٹ 2008			

معیار تعلیم

تعلیم فوائد کا تعلق بڑی حد تک سکولوں کے معیار تعلیم کے ساتھ ہوتا ہے۔ پاکستان میں تمام حکومتوں کو درپیش سب سے بڑا چیلنج یہ رہا ہے کہ نئے سکول کھول کر تعلیم تک رسائی میں اضافے کے ساتھ ساتھ معیار تعلیم کیسے بہتر بنایا جائے۔ تعلیمی معیار کی بہتری کے لئے اس امر کی نشاندہی کی گئی ہے کہ حکومتوں کو مفت تعلیم کی فراہمی' پرائمری اور ثانوی سطح پر طلبہ کو تعلیم جاری رکھنے پر آمادہ کرنے' نصابی اصلاحات اور شعبہ تعلیم کے لئے زیادہ رقوم کی تخصیص پر توجہ مرکوز رکھنی چاہیے۔ پرائمری سطح پر موجودہ تعلیمی نظام سے حاصل ہونے والے

پاکستان میں تعلیم سب کے لئے: کلیدی نکات

نتائج کا بہتر اندازہ بچوں کے سکول چھوڑ جانے کی شرح کے تجزیئے اور مختلف جائزوں اور تحقیقی مطالعوں کے نتیجے میں حاصل ہونے والے ان اعداد وشمار سے ہوتا ہے جن میں بتایا جاتا ہے کہ طلبہ کی مختلف مضامین میں کامیابی کی شرح کیا ہے۔ ان مطالعوں سے پرائمری تعلیم میں ہونے والی کامرانیوں کی مایوس کن تصویر سامنے آتی ہے۔

گوشوارہ 7 پاکستان کے 127 اضلاع میں چوتھی جماعت کے طلبہ کو تعلیمی مضامین کی تدریس

مضامین	اوسط سے زیادہ نمبر لینے والے طلبہ
زبانیں	% 24
ریاضی	% 19
سائنس	% 33
حوالہ: شعبہ تعلیم کی صورت حال کے تجزیئے کی رپورٹ 2007 اقوام متحدہ ـــ پاکستان	

معیار تعلیم کی پستی کی یہ وجوہ سامنے آئی ہیں: طلبہ کو مختلف مضامین کی مئوثر تدریس میں اساتذہ کی نااہلی، نامناسب نصابی کتب، تعلیمی نظام جس میں طلبہ کے فہم اور تنقیدی سوچ کے بجائے لرٹے کے ذریعے یاد کئے گئے اسباق پر انحصار کیا جاتا ہے، اکثر دیہی سکولوں میں بنیادی عملی سہولیات کا فقدان، طلبہ کو نصابی کتب کی تاخیر سے فراہمی، اساتذہ میں غیر حاضری کا رجحان، اساتذہ کے تبادلوں اور تقرریوں میں سیاسی مداخلت، احتساب کے ذمہ دارانہ نظام کی عدم موجودگی اور معاشرے میں اساتذہ کا پست مقام۔ حکومت کو چاہئے کہ اساتذہ کی مانیٹرنگ کے نظام کو مئوثر بنانے اور امتحان[5] کی بنیاد پر چلنے والے تعلیمی نظام پر نظرثانی کرے جس میں حصول علم کے بجائے رٹے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے

تعلیم پر سرکاری اخراجات

کوئی حکومت تعلیمی ترقی کے لئے کتنی سنجیدہ ہے اور اس اہم شعبے کو کتنی ترجیح دیتی ہے؟ اس کا پتہ چلانے کے اہم اشاریہ قومی تعلیمی بجٹ ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں بھی کبھی تعلیم کے شعبے کو جی ڈی پی میں سے مناسب حصہ نہیں دیا گیا۔ گوشوارہ 8 سے رجحان کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس گوشوارے سے پتہ چلتا ہے کہ 1999 سے 2003-04 تک تعلیمی بجٹ کی شرح ہر سال کم ہوتی رہی ہے۔ تاہم 2003-04 کے بعد اس شرح میں بہتری کا رجحان ہے۔ گوشوارہ نمبر 9 میں مختلف ممالک کے تعلیمی بجٹ کی جامع تصویر کشی کی گئی ہے۔

گوشوارہ 8 سرکاری شعبے میں تعلیم کے لئے مختلف کی گئی رقوم 2000-2006

مالی سال	جی ڈی پی کی فیصد شرح برائے شعبہ تعلیم
1996-97	% 2.62
1997-98	% 2.34
1998-99	% 2.40
1999-2000	% 1.7
2000-2001	% 1.6
2001-2002	% 1.9
2002-2003	% 1.7
2003-2004	% 2.20
2004-2005	% 2.12
2005-2006	% 2.4
حوالہ: اکنامک سروے آف پاکستان 2002-03 ۔صفحہ 167 گوشوارہ 11.5 اور اکنامک سروے پاکستان 2005-06 اور EFA عالمی مانیٹرنگ رپورٹ 2008	

گوشوارہ 9 تعلیمی بجٹ جی ڈی پی کا فیصدی 2005 ـــ جنوبی ایشیا

ملک	فیصد
ایران	4.7
بھارت	3.8
بنگلہ دیش	2.4
مالدیپ	7.5
نیپال	3.4
پاکستان	2.4
حوالہ! ای ایف اے گلوبل مانیٹرنگ رپورٹ 2008	

5. Ibid

گذشتہ چند سالوں میں حکومت پاکستان نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ سرکاری شعبے میں تعلیم پر اخراجات 5 سال کے عرصہ میں بتدریج سالانہ جی ڈی پی کے 4 % تک بڑھائے جائیں گے۔ حکومت کی طرف سے تعلیمی بجٹ میں ہر سال اضافہ موجودہ تعلیمی معیار کو اسی سطح پر برقرار رکھنے کے لئے بہت اہم ہے۔ پرائمری تعلیم کے لئے موجودہ تعلیم بجٹ کیلئے 43%[6] کی تخصیص اگرچہ ضروری ہے مگر اس کا زیادہ تر حصہ رواں اخراجات مثلاً عملے کی تنخواہوں وغیرہ پر خرچ ہو جاتا ہے۔ بنیادی تعلیم کے شعبے کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے مزید مالی وسائل کی ضرورت ہے۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے مالی وسائل کی فراہمی کی بحث اس وقت نیا رخ اختیار کر لیتی ہے، جب اس طرف نظر جاتی ہے کہ موجودہ تعلیمی ڈھانچے میں رقوم خرچ کرنے کی گنجائش ناکافی ہے، باوجود اس کے کہ حال ہی میں تعلیمی شعبے میں اصلاحات (ای ایس آر) متعارف کی گئی ہیں جن میں تعلیمی اخراجات میں مرکزیت کے خاتمے پر زور دیا گیا ہے۔ (ضمیمہ 1) اس مشکل کے متعدد اسباب ہیں، جن میں یہ شامل ہیں۔ پروگراموں کی تیاری اور منصوبہ سازی میں تجربے کا فقدان، پروگراموں کی منظوری کے طویل طریق ہائے کار، سرخ فیتہ اور کاغذی کاموں پر کافی وقت کا ضیاع وغیرہ۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ حکومت بالخصوص وزارت خزانہ کو کمانڈ کی سطحوں کی بہتری اور صوبائی حکومتوں سے اضلاع کو اور وہاں سے متعلقہ تعلیمی اداروں کو فنڈز کی ترسیل کا نظام بہتر بنانے پر توجہ دینی چاہیے[7]۔

رقوم کے کم استعمال اور ضلعی سطح پر ناقص کارکردگی کی وجوہ میں بھرتیوں، ترقیوں اور تبادلوں میں سیاسی مداخلت اور تعلیمی نظام تربیت کے نظام اور احتساب کا فقدان شامل ہیں ان تمام مسائل کا حل خود سیاستدانوں کے پاس ہے بشرطیکہ وہ اقربا پرولری کے انسداد کا تہیہ کر لیں اور اپنے حلقوں میں طویل المیعاد فوائد پر قلیل المیعاد فوائد قربان کرنا شروع کر دیں۔

تعلیمی مواقع میں برابری

جدید دنیا میں تمام شہریوں کے لئے مساوی مواقع ایک اہم اصول ہے۔ کسی معاشرے میں ترقی کی جانب معاشرتی تحرک کا اہم ذریعہ تعلیم ہوتی ہے۔ دوسری طرف مختلف نظام ہائے تعلیم سے معاشرے میں تنازعات اور طبقات جنم لیتے ہیں۔ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ ملک میں تمام بچوں کو مساوی تعلیمی مواقع کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ 1960 میں اقوام متحدہ کے ادارہ برائے تعلیم، سائنس و ثقافت (یونیسکو) نے تعلیم میں امتیاز کے خلاف ایک کنونشن منظور کیا تھا۔ اس کنونشن میں حکومتوں کو اس امر کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ اس امر کو یقینی بنائیں کہ سرکاری شعبے کے سکولوں میں فزیکل سہولتوں، تعلیمی معیار اور نصاب تعلیم وغیرہ کے سلسلے میں مساوی تعلیمی مواقع دستیاب ہوں۔ ایک سو سے زیادہ ممالک اس کنونشن کی توثیق کر چکے ہیں مگر پاکستان نے ابھی تک اس اہم کنونشن پر دستخط نہیں کئے۔

اس وقت پاکستان کو متعدد معاشرتی تنازعات کا سامنا ہے جو سرکاری سکولوں، پرائیویٹ سکولوں اور مدرسوں کی صورت میں متوازی نظام ہائے تعلیم کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے معیار، نصاب، ذریعہ تعلیم اور ذرائع آمدن میں واضح فرق نمایاں ہیں۔

دیہی اور شہری سرکاری سکولوں میں حاصل تعلیمی سہولتوں میں واضح فرق پایا جاتا ہے جو فنڈز کے ذرائع کی وجہ سے پرے ہے، یہ فرق بالخصوص ان اداروں میں نمایاں ہے جنہیں وفاقی حکومت کی طرف سے فنڈ رفراہم کئے جاتے ہیں (گورنمنٹ ماڈل کالجز، کیڈٹ کالجز وغیرہ) جن کے مقابلے میں عام سرکاری سکولوں یا بلدیاتی اداروں کے سکولوں کو فنڈز کی ایسی فراہمی میسر نہیں۔ سرکاری شعبے کے سکولوں میں یکساں معیار تعلیم کے فقدان کی بنا پر جا بجا پرائیویٹ سکول کھل گئے ہیں جو ملک کے پست معیار تعلیم کے متبادل کے طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ 1990 سے لے کر 2005 تک تعلیم میں نجی شعبے کا حصہ 14 % سے بڑھ کر

6۔ یونیسکو 2007۔ سچوایشن انیلسیز آف دی ایجوکیشن سیکٹر رپورٹ یونیسکو۔ اسلام آباد

7۔ سینٹ آف پاکستان 2007۔ رپورٹ نمبر 6۔ مجلس قائمہ برائے تعلیم، سائنس و ٹکنالوجی اسلام آباد

33 % ہوگیا ہے۔[8]

آج جب کہ غیر مساوی تعلیمی مواقع کی بنا پر معاشرے کی کثیر الطبقاتی کیفیت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے یہ بات بہت اہم ہوگئی ہے کہ تعلیمی نظام پائی جانے والی ناہمواریوں، عدم مساوات اور عدم یکسانیت میں کمی کے لئے ذرائع تلاش کئے جائیں۔ اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ مساوات پیدا کی جائے اور معاشرے سے سماجی اور سیاسی تناؤ میں کمی لائی جائے۔

''تعلیم سب کے لئے'' کے اہداف پر سیاسی جماعتوں کا موقف

پاکستان کی سیاسی جماعتوں نے 2008 کے انتخابات کے لئے اپنے اپنے منشور کا اعلان کر دیا ہے۔ موازنے کا ایک چارٹ تیار کیا گیا ہے جس میں 2000 میں حکومت کی طرف سے ای ایف اے/ ایم ڈی جیز کے جن اہداف کو پورا کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا، ان کا موازنہ ان مجوزہ اہداف سے کیا گیا ہے جن پر پاکستان میں ''تعلیم سب کے لئے'' پر کل جماعتی کانفرنس میں غور کیا جائے گا۔ نیز 6 بڑی سیاسی جماعتوں کی طرف سے ان اہداف کے سلسلہ میں ان کے اپنے اپنے منشور میں جو وعدے کئے گئے ہیں ان کا مندرجہ بالا کے ساتھ موازنہ بھی چارٹ میں شامل ہے۔ موازنے کے چارٹ کے لئے ملاحظہ ہو ضمیمہ 4

8۔ حکومت پاکستان 2007۔ اکنامک سروے آف پاکستان 07-2006۔ وزارت خزانہ اسلام آباد

آئندہ کے لئے لائحہ عمل

یہ انتہائی ضروری ہے کہ مکمل طور پر مفت اور لازمی پرائمری تعلیم تک رسائی میں اضافہ کیا جائے، تعلیمی بجٹ بڑھایا جائے، ابتدائی بچپن کی تعلیم یعنی کچی جماعت کی تعلیم بہتر کی جائے، تعلیم بالغاں کی جاری سکیموں اور این ایف بی ای پروگراموں کا دائرہ کار وسیع کیا جائے، لڑکیوں کی تعلیم کو ترجیح دی جائے اور سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں، دونوں میں تعلیمی سہولتوں معیار بہتر بنایا جائے اور صلاحیت میں اضافہ کیا جائے۔ ان اقدامات اور حکمت عملیوں سے ملک ای ایف اے اور ایم ڈی جیز کے اہداف حاصل کر سکے گا۔ اس سلسلے میں بحث مباحثے کے لئے اہم نکات اور پاکستان کی سیاسی جماعتوں میں ممکنہ اتفاق رائے کی بنیاد کے نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ اگلے تین سال میں تعلیم کے لئے مختص رقوم میں اضافہ کرکے انہیں جی ڈی پی کے کم از کم 4 % تک بڑھایا جائے۔

2۔ تعلیمی بجٹ کا کم از کم دس فیصدی فوری طور پر خواندگی اور این ایف بی ای پروگراموں کے لئے مختص کر دیا جائے۔

3۔ پاکستان کے تمام بچوں کے لئے پرائمری تعلیم مفت اور لازمی کی جائے، اور 2015 تک پرائمری میں سو فیصد بچوں کے داخلے 75% پرائمری کی تکمیل کی شرح اور 86 % تعلیم بالغاں کے ہدف حاصل کئے جائیں۔

4۔ آئین کے آرٹیکل 37 (ب) کے مطابق مفت پرائمری تعلیم کو حق قرار دینے کے لئے قانون بنایا جائے۔

5۔ 2015 تک پرائمری کلاس میں داخلوں میں مکمل صنفی مساوات کو یقینی بنایا جائے۔

6۔ محکمہ تعلیم میں سیاسی مداخلت کے دیگر اہلکاروں کی بھرتیوں، تقرریوں اور تبادلوں میں مکمل شفافیت کو یقینی بنایا جائے۔

7۔ یکساں نصاب تعلیم اپنایا جائے اور تمام سرکاری سکولوں میں ایک جیسی سہولیات فراہم کی جائیں۔ نیز ملک میں سرکاری اور نجی سکولوں اور مدرسوں میں تفاوت ختم کیا جائے۔

8۔ حکومت پاکستان کی طرف سے تعلیم میں امتیاز کے خلاف یونیسکو کے 1960 کے کنونشن کی توثیق کی جائے۔

9۔ ''تعلیم سب کے لئے'' کے سلسلہ میں ملک کے منتخب صوبوں، علاقوں اور اضلاع میں تفاوت ختم کیا جائے۔

مختلف سیاسی جماعتوں اور ان کے قائدین کے مابین آئینی، قانونی اور سیاسی معاملات میں کتنے ہی اختلاف ہوں مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ ''تعلیم سب کے لئے'' کے اہداف اور ایم ڈی جیز پر تمام سیاسی جماعتوں میں مکمل اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔ چونکہ پالیسیوں اور منصوبوں کے نتائج سامنے آنے میں وقت لگتا ہے، بالخصوص تعلیم اور خواندگی کے شعبے میں یہ بات زیادہ درست ہے، اس لئے یہ امر اشد ضروری ہے کہ پالیسیوں میں تسلسل برقرار رکھا جائے اور انداز نظر میں وسیع معنوں میں استقلال کو یقینی بنایا جائے۔ اس پس منظر کتابچے اور گول میز کانفرنس کا مقصد اسی سمت میں کردار ادا کرنا ہے، جس کی آج شدید ضرورت ہے۔

Back Side Blank
Page 16

ضمیمہ جات

Back Side Blank

Page 18

ضمیمہ نمبر 1

صوبائی اور ضلعی سطح پر تعلیمی بجٹ کی تخصیص

صوبائی اور ضلعی سطح پر تعلیمی بجٹ کی تخصیص 2006

صوبہ	صوبائی حکومت	ضلعی حکومت
پنجاب	9 . 047 %	29 . 650 %
سندھ	3 . 267 %	14 . 852 %
شمال مغربی سرحدی صوبہ	2 . 713 %	8 . 250 %
بلوچستان	1 . 967 %	3 . 590 %
کل میزان	16 . 995 %	56 . 337 %
وفاقی	26 . 663 %	
پالیسی اینڈ پلاننگ ونگ۔ وزارت تعلیم 2005-06		

Back Side Blank
Page 20

ضمیمہ نمبر2

''تعلیم سب کے لئے''EFA کیا ہے؟

تعلیم سب کے لئے ایک عالمی تحریک ہے جس کا مقصد تمام بچوں' نوجوں اور بالغوں کو معیاری بنیادی تعلیم فراہم کرنا ہے۔اس تحریک کا آغاز تھائی لینڈ کے شہر جومٹین میں 5 سے 9 مارچ تک منعقد ہونے والی عالمی کانفرنس سے ہوا۔جس کا موضوع تھا ''تعلیم سب کے لئے اس کانفرنس میں 155 ممالک نے امر پر اتفاق کیا کہ پرائمری تعلیم کو لازمی کیا جائے گا اور دہائی کے آخر تک ناخواندگی بھرپور کمی کی جائے گی۔

دس سال بعد' جبکہ بہت سے ممالک اس منزل کے حصول سے بہت زیادہ دور تھے 164 ممالک ایک مرتبہ پھر سینیگال کے شہر ڈاکار میں جمع ہوئے اور انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ 2015 تک ''تعلیم سب کے لئے'' کا ہدف پورا کیا جائے گا۔انہوں نے 6 اہم تعلیمی اہداف کی نشاندہی کی جن کے ذریعے 2015 تک تمام بچوں نوجوانوں اور بالغوں کی تعلیمی ضروریات پوری کی جائیں گی۔یہ 6 اہداف یہ ہیں۔

ہدف نمبر1 ابتدائی بچپن میں دیکھ بھال اور تعلیم کو وسعت دینا۔

ہدف نمبر2 سب کو مفت اور لازمی پرائمری تعلیم فراہم کرنا۔

ہدف نمبر3 نوجوانوں اور بالغوں میں پڑھائی اور ہنرمندی کو فروغ دینا۔

ہدف نمبر4 تعلیم بالغاں کو 50 فیصدی تک بڑھانا۔

ہدف نمبر5 2005 تک صنفی مساوات اور 2015 تک صنفی برابری کا حصول

ہدف نمبر6 معیار تعلیم کو بہتر بنانا۔

ای ایف اے کے یہ اہداف ہزار یئے کے ترقیاتی اہداف (ایم ڈی جیز) کے حصول کی عالمی تحریک کے لئے بھی مددگار رہوں گے۔بالخصوص لازمی پرائمری تعلیم پر ایم ڈی جی نمبر 2 اور 2015 تک تعلیم میں صنفی مساوات پر ایم ڈی جی نمبر 3 کے سلسلہ میں۔

یونیسکو کو رہنما ادارے کی حیثیت میں''تعلیم سب کے لئے'' کی عالمی تحریک کے لئے رابطے کا فریضہ سونپا گیا۔

حکومت پاکستان مندرجہ بالا اہداف کے حصول کا وعدہ کر رکھا ہے اور اس سلسلہ میں ایک قومی ایکشن پلان برائے ای ایف اے 2001--2015 منظور کیا ہے۔وزارت تعلیم میں ''تعلیم سب کے لئے'' کا شعبہ قائم کیا گیا ہے جو ملک میں ای ایف اے کے کام میں رابطے کا کام کرتا ہے۔

Back Side Blank

Page 22

ضمیمہ نمبر3

ہزاریئے کے ترقیاتی اہداف ایم MDGs کیا ہیں

ستمبر 2000 میں اقوام متحدہ کے رکن ممالک نے متفقہ طور پر ہزاریئے کا ڈیکلیریشن منظور کیا اور اس کے بعد آٹھ ''ہزاریئے کے ترقیاتی ہداف—ایم ڈی جیز'' کی نشاندہی کی جن کے ذریعے 2015 کے عالمی ترقیاتی اہداف طے کئے گئے۔ 8 ایم ڈی جیز مجموعی ترقیاتی ڈھانچے کی بسیاد فراہم کرتے ہیں میں سے ای ایف اے کے اہداف میں سے دو (پرائمری تعلیم اور صنفی مساوات) کو بھرپور مدد ملتی ہے۔

یونیسکو ایم ڈی جیز اور ای ایف اے کے اہداف کی مشترکہ نگرانی کرتا ہے کیونکہ دونوں کا ایک دوسرے پر انحصار ہے:

2MDG: پرائمری تعلیم لازمی کی جائے۔

3MDG: صنفی مساوات قائم کی جائے اور خواتین کو بااختیار بنایا جائے۔

Back Side Blank
Page 24

ضمیمہ نمبر 4

ہزارئے کے ترقیاتی اہداف (MDGs) اور تعلیم سب کے لئے کے اہداف کے سلسلے میں سیاسی جماعتوں کا موقف

2008 کے انتخابات کے لئے منشوروں کا موازنہ

متغیرہ	ای ایف اے اور ایم ڈی جیز کے اہداف	ہدف کی وضاحت	اے این پی	ایم ایم اے	ایم کیو ایم	پی ایم ایل (ن)	پی ایم ایل (ق)	پی پی پی
مفت تعلیم	آئین کے آرٹیکل 37 (ب) کے مطابق مفت پرائمری تعلیم کو حق قرار دینے کے لئے قانون مساوی		قانون سازی کا کوئی ذکر نہیں۔ پرائمری تک مفت تعلیم دینے کا وعدہ مگر وقت کا تعین نہیں کیا گیا	کوئی ذکر نہیں	قانون سازی کا کا ذکر نہیں۔ میٹرک تک تعلیم مفت اردو لازمی کرنے کا وعدہ۔ وقت کا تعین نہیں کیا گیا	قانون سازی کا کوئی ذکر نہیں۔ اعلیٰ ثانوی سطح تک مفت تعلیم کا وعدہ وقت کا تعین نہیں کیا گیا	کوئی تذکرہ نہیں	کوئی تذکرہ نہیں
پرائمری سطح تک عام تعلیم	2015 تک پرائمری میں داخلوں کی شرح 100 %	5-9 کی عمر کے بچوں کی تعداد جو پہلی سے پانچویں تک زیر تعلیم ہیں ان کی تعداد کو 5-9 کی عمر کے کل بچوں پر تقسیم کر کے 100 سے ضرب دی جائے	کوئی تذکرہ نہیں	کوئی تذکرہ نہیں	کوئی تذکرہ نہیں	2012 تک 100% بچوں کو پرائمری میں داخلہ دیا جائے گا	کوئی تذکرہ نہیں	2015 تک 5-10 کی عمر سکے 100% بچوں کو سکولوں میں داخل کیا جائے گا
	پانچویں جماعت تک تعلیم کی تکمیل 75%	پہلی سے پانچویں جماعت تک جو بچے تعلیم	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں
	بالغوں میں خواندگی کی 88% شرح	دس سال یا زیادہ عمر کے جو لوگ سمجھ کر لکھ پڑھ سکیں، ان کا تناسب	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	2012 پرائمری سطح تک 100% خواندگی کی شرح حاصل کی جائے گی	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں
پرائمری سطح تک صنفی مساوات کو فروغ دیا جائے گا	2015 تک پرائمری سطح پر مکمل صنفی مساوات	پرائمری میں داخل کل لڑکیوں کا لڑکوں کے ساتھ تناسب	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں
تعلیمی بجٹ کی تخصیص	تعلیم کے بجٹ کو تین سال میں جی ڈی پی کے کم از کم 6% تک بڑھایا جائے گا	کوئی ذکر نہیں	جی ڈی پی کا 6% مختص کیا جائے گا مگر وقت کا تعین نہیں	تعلیمی بجٹ کو دفاعی بجٹ کی طرح اہمیت دے کر نمایاں اضافہ کیا جائے گا	2013 تک پوٹ کو جی ڈی پی کے 1.5 تک بڑھایا جائے گا۔ صوبائی اور ضلعی حکومتوں کے ریونیو کا 20% تعلیم پر خرچ کیا جائے گا	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں
خواندگی کے لئے بجٹ کی تخصیص	تعلیمی بجٹ کا دس فیصدی خواندگی کے لئے مختص کیا جائے	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں

www.pildat.org

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

9th،7 ایونیو، ایف-8/1، اسلام آباد
ٹیلی فون: (+92-51) 111 123 345 فیکس: (+92-51) 226 3078
ای میل: info@pildat.org